شذرات

انسان کے مختلف طبقات ہیں جن میں اعلیٰ طبقہ ولی اللّٰہی فلسفہ میں مفہمین کا ہے اور مفہمین میں پھر مختلف اقسام اور مختلف صلاحیتوں والے ہیں، حکمتِ الٰہیہ جب بندوں کی طرف مفہمین میں سے کسی ایک کو اس طریقے پر مبعوث کرنا چاہتی ہے کہ جو لوگوں کے لئے تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکلنے کا سبب بنے اور بندوں پر اللہ تعالیٰ لازم کردے کہ وہ دل و جان سے اسے تسلیم کریں اور اسکے ماننے والوں کے لئے ملأ اعلیٰ میں رضامندی اور نہ ماننے والوں اور مقابلہ کرنے والوں کے لئے ناراضگی راسخ کردے تو لوگوں کو اسکی اطلاع فرمادیتے ہیں اور اسکی اطاعت لوگوں پر لازم کردیتے ہیں ایسے مفہم کو نبی کہا جاتا ہے، ویسے مفہمین کے مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔ (۱) کامل، (۲)حکیم، (۳)خلیفہ، (٤) مؤید بروح القدس، (٥) ھادی مزکی، (٦)امام، (۷)منذر. مفہمین ایسے مصلح انسان ہوتے ہیں جن کی ملکیت (فرشتہ صفت) انتہائی بلندی پر ہوتی ہے، جن میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ کسی مطلوب نظام کو قائم کرنے کے لئے انہیں دعوتِ حق دیکر روانہ کیا جائے اور ملأ اعلیٰ سے ان پر علوم واحوالِ الٰہیہ وارد ہوں۔ اب ان میں سے جو اکثر عبادات کے ذریعے حق تعالیٰ سے تہذیب النفس کے علوم حاصل کرے تو وہ کامل ہے اور جسکی اکثری حالت اخلاقِ فاضلہ اور تدبیرِ منزل کے علوم حاصل کرنا ہو تو وہ حکیم ہے اور جس کی عام حالت سیاسیات کو حاصل کرنا، پھر لوگوں میں انصاف قائم کرنا، ظلم کو ختم کرنا ہو تو اسے خلیفہ کہا جاتا ہے۔ اور جس کے ساتھ ملأ اعلیٰ کا تعلق ہو جائے اور ملأ اعلیٰ اسے تعلیم دے، اس سے کلام کرے، اس کے سامنے ہو اور جس کی

مختلف کرامتیں ظاہر ہوئی ہوں تو ایسے کو مؤید بروح القدس کہا جاتا ہے اور ان میں سے جس کے دل اور زبان میں نور بھر دیا گیا ہو جس سے لوگ اس کی صحبت اور وعظ سے نفع حاصل کریں اور جس سے اس کے خاص اہلِ صحبت کو سکینہ اور نور حاصل ہو اور جس کے واسطے سے وہ کمال کے درجے کو پہنچیں اور وہ ان کی راہنمائی بڑی رغبت اور شوق سے کرے ایسے کو ھادی مزکی کہا جاتا ہے اور جس کا اکثر علم ملت کے قواعد و مصالح کی معرفت ہو اور ملت کے مٹے ہوئے نشانات کو قائم کرنے پر حریص ہو تو ایسے کو امام کہا جاتا ہے، اور جس کے دل میں یہ القاء کیا گیا ہو کہ وہ لوگوں کو دنیوی مصائبِ مقدرہ سے آگاہ کرے یا اللہ تعالیٰ کی کسی قوم پر لعنت کو بھانپ کر انہیں آگاہ کرے تو ایسے کو منذر کہا جاتا ہے۔

اور انبیاء کرام میں سب سے زیادہ شان والا نبی وہ ہے جس کو بعثت کی ایک دوسری قسم بھی حاصل ہو اور وہ یہ کہ اس کی بعثت سے اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہو کہ وہ لوگوں کے لئے تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکلنے کا ذریعہ ہو اور اس کی امت خیرِ امت ہو جس کو لوگوں کے نفع کیلئے پیدا کیا گیا ہو تو ایسے کی بعثت در حقیقت ڈبل بعثت کو شامل ہے۔ ان دونوں بعثتوں میں سے پہلی کی طرف اشارہ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ الایۃ میں ہے اور دوسری بعثت کی طرف اشارہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ الایۃ میں ہے اور اسی طرح فرمانِ نبوی فانما بعثتم میسّرین ولم تبعثوا معسّرین میں بھی اسی ثانی بعثت کی طرف اشارہ ہے۔ اور ہمارے نبی ﷺ اپنے اندر مفہمین کے تمام اقسام سمیٹے ہوئے تھے اور کامل ترین دونوں بعثتوں کو حاصل کئے ہوئے تھے اور آپ ﷺ سے سابق انبیاء کرام علیھم السلام میں بعض ایک قسم کو اور بعض دو، وغیرہ کو حاصل کئے ہوئے تھے۔